# مختار کل صرف اللہ ہے

البتہ حضورؐ کو دنیا میں بہت سے اختیار دئے گئے ہیں، اور آخرت میں بھی بہت سارے اختیار دئے جائیں گے، جو اولین اور آخرین میں سے سب سے زیادہ ہیں
لیکن وہ جزا اختیارات ہیں کل نہیں ہیں

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس عقیدے کے بارے میں 36 آیتیں اور 10 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

# اختیارات کی 4 قسمیں ہیں

[۱]۔۔۔ازل سے ابد تک ہر ہر چیز کرنے کا اختیار، یہ اختیار صرف اللہ کو ہے۔
[۲]۔۔۔حضورؐ کی زندگی میں بہت سے اختیار دئے گئے
[۳]۔۔۔حضورؐ کو قیامت میں چار اختیار دئے جائیں گے

[۴]۔۔۔کیا حضورؐ کو زید کو شفا دینے، روزی دینے، نفع اور نقصان دینے کا اختیار ہے

# [ا]۔۔ازل سے ابد تک ہر ہر چیز کرنے کا اختیار، یہ اختیار صرف اللہ کو ہے

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

1۔اللہ خالق کل شیء و ھو علی کل شیء و کیل۔( آیت ۶۲،سورت الزمر ۳۹)

ترجمہ۔اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے،اور وہی ہر چیز کا رکھوالا ہے

2۔ذالک اللہ ربکم خالق کل شیء۔( آیت ۶۲،سورت غافر ۴۰)

ترجمہ۔وہ ہے اللہ جو تمہارا پالنے والا ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

3۔ان ربک فعال لما یرید۔( آیت ۱۰۷،سورت ھود ۱۱)

ترجمہ۔یقینا آپ کا رب جو چاہے کرتا ہے

4۔ذو العرش المجید فعال لما یرید۔( آیت ۱۶،سورت البروج ۸۵)

ترجمہ۔عرش کا مالک ہے، بزرگی والا ہے، جو کچھ ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے

5۔قل اللہ خالق کل شیء و ھو الواحد القھار۔( آیت ۱۶،سورت الرعد ۱۳)

ترجمہ۔آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے،اور وہ ایک ہی غالب ہے

ان 5 آیتوں میں ہے کہ ازل سے ابد تک کا پورا پورا اختیار صرف اللہ کو ہے، کسی اور کو نہیں ہے

# [۲]۔زندگی میں حضور ﷺ کو بہت سارے اختیار دئے گئے

،کھانے کے پینے کے سونے کے جاگنے کے، امر کے، نہی کے، احکام پھیلانے کے اختیارات دئے گئے تھے ،

خاص طور پر ان چار اختیار کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا تھا

اس کے لئے آتیں یہ ہیں

**6۔ھو الذی بعث فی الامیئن رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔**( آیت ۲،سورۃ الجمعۃ ۶۲) ۔ترجمہ۔

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیجا جو انکے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں ، اور ان کو پاکیزہ بنائیں ، اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں ، جبکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے

**7۔ربنا و ابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتک و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و یزکیھم۔**( آیت ۱۲۹،سورت البقرۃ ۲)

۔ترجمہ۔اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہیں میں سے ہو، جو انکے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے۔

اس آیت میں ہے کہ حضور ؐ کو چار کام کے لئے مبعوث کیا گیا ہے ۔[۱] قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے [۲] قرآن سکھلانے کے لئے، [۳] حکمت سکھلانے کے لئے [۴] اور تزکیہ کرنے کے لئے ،

اس لئے زندگی میں حضورؐ کو یہ اختیار تو ہے۔

**8۔و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔( آیت ۴۶،سورت الاحزاب ۳۳)**

ترجمہ۔اللہ کے حکم سے لوگوں کو بلانے والے اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو

**9۔یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔( آیت ۶۷،سورت المائدہ ۵)**

ترجمہ۔اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کر

**10۔و لابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ فاتقوا اللہ و اطیعون۔( آیت ۶۳،سورت الزخرف ۴۳)** ترجمہ۔اور اس لئے لایا ہوں کہ تمہارے سامنے وہ چیزیں واضح کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو،لہذا تم اللہ سے ڈرو،اور میری بات مان لو

ان 5 آیتوں میں ہے کہ آپ کو زندگی میں دین اور احکام پھیلانے کے،اور امر و نہی کے نافذ کرنے کے اختیار دئے گئے تھے انکے علاوہ بھی زندگی میں بہت سارے اختیار دئے گئے تھے۔

## [۳]۔ حضورؐ کو قیامت میں چار اختیار دئے جائیں گے

قیامت میں اللہ کے حکم سے اور بھی اختیار دئے جائیں گے، لیکن یہ چار اختیار اہم ہیں

(۱) شفاعت کبری کا اختیار

(۲) شفاعت صغری کا اختیار

(۳) اللہ کی حمد کرنے کا اختیار

(۴) حوض کوثر پر پانی پلانے کا اختیار

### [۱] شفاعت کبری کا اختیار

قیامت میں حساب کرنے کے لئے جو سفارش کی جائے گی، اس کو شفاعت کبری، کہتے ہیں، کیونکہ یہ شفاعت بہت مشکل ہوگی، اور یہ سفارش کرنے کا حق صرف حضورؐ کو دی جائے گی، کسی اور کو نہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے

**1۔عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا۔۔۔۔۔ثم یقال لی: ارفع رأسک و سل تعطہ، و قل یسمع، و اشفع تشفع فارفع رأسی فأحمد ربی بتحمید یعلمنی، ثم اشفع فیحد لی حدا ثم اخرجھم من النار و ادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا مثلہ فی الثالثۃ او الرابعۃ حتی ما یبقی فی النار الا من حبسہ القرآن۔** (بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ و النار، ص ۱۱۳۶، نمبر ۶۵۶۵ص)

ترجمہ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے، لوگ کہیں گے ہمارے رب سے

کوئی سفارش کرتا تو ہم اس جگہ کی مصیبتوں سے نجات پا لیتے ۔۔۔۔حضورؐ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھائے ، مانگئے آپ کو دیا جائے گا ، فرمائے ، آپ کی بات سنی جائے گی ، آپ سفارش کیجئے ، سفارش قبول کی جائے گی ، میں سر اٹھاؤں گا ، اور اللہ کی ایسی تعریف کروں گا جو اللہ مجھے تعلیم دیں گے ، پھر میں سفارش کروں گا تو ایک حد تک میری سفارش قبول کی جائے گی ، پھر میں انکو آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا ، پھر میں دوبارہ پہلے کی طرح سجدے میں جاؤں گا ، [ پھر تیسری مرتبہ ، پھر چوتھی مرتبہ سجدے میں جاؤں گا ] پھر جہنم میں وہی باقی رہیں گے جنکو قرآن نے جہنم میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے [ یعنی جو کافر ہوگا وہی جہنم میں باقی رہیگا

اس حدیث میں تین چیزوں کا ثبوت ہے ، [۱] ایک شفاعت کبری کا [۲] ، دوسرا حمد کرنے کا [۳] ، اور تیسرا شفاعت صغری کا

## [۲] شفاعت صغری کا اختیار

**2۔حدثنا انس بن مالک ان النبی ﷺ قال لکل نبی دعوۃ دعاھا لامتہ و انی اختبأت دعوتی شفاوۃ لامتی یوم القیامۃ ۔** ( مسلم شریف ، کتاب الایمان ، باب اختباء النبی دعوۃ الشفاعۃ لامتہ ، ص۱۰۶ ، نمبر ۲۰۰ / ۴۹۴ )

۔ترجمہ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو اپنی امت کے لئے وہ کرتے ہیں اور میں نے اپنی امت کے لئے ایک دعا چھپا کر رکھی ہے ، اور وہ یہ کہ قیامت کے دن اپنی امت کے لئے سفارش کروں گا ۔

اس حدیث میں شفاعت صغری کا ذکر ہے ، جو حضورؐ کو دی جائے گی ۔

## لیکن یہ شفاعت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوگی

اس کے لئے یہ آیت ہے

11۔من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ۔(آیت ۲۵۵،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت ے بغیر سفارش کر سکے

12۔ما من شفیع الا من بعد اذنہ۔(آیت ۳،سورت یونس ۱۰)

ترجمہ۔کوئی اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کسی کی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

## [۳] حمد کرنے کا اختیار

حضورؐ کو قیامت میں اللہ کی ایسی تعریف کرنے کا اختیار دیا جائے گا جو کسی اور کو نہیں دیا جائے گا

اس کے لئے حدیث یہ ہے

3۔عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا۔۔۔۔۔ثم یقال لی: ارفع رأسک و سل تعطه، و قل یسمع، و اشفع تشفع فارفع رأسی فأحمد ربی بتحمید یعلمنی ۔(بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار،ص ۱۱۳۶،نمبر ۶۵۶۵ ص)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے،لوگ کہیں گے ہمارے رب سے کوئی سفارش کرتا تو ہم اس جگہ کی مصیبتوں سے نجات پا لیتے۔۔۔۔حضورؐ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھائے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا،فرمائے،آپ کی بات سنی جائے گی،آپ سفارش کیجئے، سفارش قبول کی جائے گی، میں سر اٹھاؤں گا،اور اللہ کی ایسی تعریف کروں گا جو اللہ مجھے تعلیم دیں گے۔

## [۴] حوض کوثر پر پانی پلانے کا اختیار

**4۔عن عبد اللہ بن عمر و قال النبی ﷺ حوضی مسیرۃ شھر مأؤہ أبیض من اللبن و ریحہ أطیب من المسک و کیزانہ کنجوم السماء، من شرب منھا فلا یظمأ أبدا۔** (بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ۱۱۳۸، نمبر ۶۵۷۹)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ میرا حوض ایک مہینے تک چلنے کی مسافت تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے پیالے آسمان میں ستارے جتنے ہیں، جو اس سے ایک مرتبہ پی لیگا کبھی پیاسا نہیں ہوگا

ان 4 چار حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور کو قیامت میں چار بڑے بڑے اختیار دئے جائیں گے

# [۴] ۔۔اختیار کی چوتھی قسم،

# نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے

اختیار کی چوتھی قسم ہے نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار، کسی کو اولاد دینا، کسی کو شفاء دینا، کسی کو روزی دینا، کسی کو موت دینا، کسی کو حیات دینا، بارش برسانا، قحط لانا، یہ اختیارات حضور ؐ کو بھی نہیں ہیں، اور کسی اور کو بھی نہیں ہیں، یہ اختیار صرف اللہ تعالی کو ہے

اس کے لئے یہ آیت ہے

13۔ **قل ما کنت بدعا من الرسل، و ما ادری مایفعل بی و لا بکم، ان اتبع الا مایو حی الی۔** ( آیت ۹، سورت الاحقاف ۴۶ )۔ترجمہ۔ کہو کہ میں پیغمبر میں سے کوئی انوکھا پیغمبر نہیں ہوں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اور نہ معلوم کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا، میں کسی اور چیز کی نہیں صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے بھیجی جاتی ہے

اس آیت میں مجھے بھی معلوم نہیں کہ اللہ میرے ساتھ کیا معاملہ کریں گے، تو حضورؐ کو اختیار کیسے ہوا

14۔ **قل انی لا املک لکم ضرا و لا رشدا قل انی لن یجیر نی من اللہ احدا و لن اجد من دو نہ ملتحدا۔** ( آیت ۲۱، سورۃ الجن ۷۲ )

ترجمہ۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا مالک ہوں ۔آپ کہہ دیجئے! مجھے اللہ سے نہ کوئی بچا سکتا ہے ، اور نہ میں اسے چھوڑ کر کوئی پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں

اس لئے یہ چوتھی قسم کا اختیار بھی حضورؐ کے پاس نہیں ہے۔۔آپ خود بھی آیت میں غور کرلیں ۔

# حضور ؐ سے اعلان کروایا گیا کہ میرے ہاتھ میں نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں ہے

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

15۔قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا الا ماشاء اللہ۔( آیت ۱۸۸،سورۃ الاعراف ۷ )

ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے آپ کو بھی نقصان اور نفع پہنچانے کا مالک نہیں ہوں،مگر اللہ جتنا چاہے گا اتنا ہوگا

16۔قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا الا ماشاء اللہ۔( آیت ۴۹،سورۃ یونس ۱۰ )

ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے آپ کو بھی نقصان اور نفع پہنچانے کا مالک نہیں ہوں،مگر اللہ جتنا چاہے گا اتنا ہوگا

17۔،قل انی لا املک لکم ضرا و لا رشدا( آیت ۲۰،سورۃ الجن ۷۲ )

ترجمہ۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا مالک ہوں

18۔قل انی لن یجیرنی من اللہ احدا و لن اجد من دونہ ملتحدا ۔( آیت ۲۱، سورۃ الجن ۷۲ )۔ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے ! مجھے اللہ سے نہ کوئی بچا سکتا ہے،اور نہ میں اسے چھوڑ کر کوئی پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں

19۔قل مایکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ۔( آیت ۱۵،سورت یونس ۱۰ )

ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں ہے کہ اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کروں

20 ۔قل ما کنت بدعا من الرسل، و ما ادری مایفعل بی و لا بکم، ان اتبع الا مایوحی الی۔(

آیت ۹، سورت الاحقاف ۴۶ )۔ترجمہ۔کہو کہ میں پیغمبر میں سے کوئی انوکھا پیغمبر نہیں ہوں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اور نہ معلوم کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا، میں کسی اور چیز کی نہیں صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے بھیجی جاتی ہے

ان 6 آیتوں میں حضورؐ سے اعلان کروایا گیا کہ مجھے اختیار نہیں ہے،تو پھر حضور ﷺ کیسے مختار کل ہو گئے۔

# ان آیتوں میں ہے کہ حضورؐ کو بہت سے اختیارات نہیں ہیں

21۔لیس علیک ھداھم و لکن اللہ یھدی من یشائ۔( آیت ۲۷۲، سورۃ البقرۃ ۲ )

ترجمہ۔آئے پیغمبر آپ پر ہدایت دینے کی ذمہ داری نہیں ہے،لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت یتا ہے

22۔انک لا تھدی من احببت ، و لکن اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین ۔( آیت ۵۶، سورہ القصص ۲۸ )

ترجمہ۔آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ، بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

اس آیت میں ہے کہ آپؐ کسی کو ہدایت دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے ، ہاں اللہ جسکو چاہیں اس کو ہدایت دے سکتے ہیں۔تو پھر آپؐ مختار کل کیسے ہوئے

23۔و لا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ( آیت ۲۴، سورۃ الکھف ۱۸ )

ترجمہ۔آئے پیغمبر کسی بھی کام کے بارے میں کبھی یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کرلوں گا، ہاں یہ کہو کہ اللہ چاہے گا

تو کرلوں گا

24۔لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔ ( آیت ۱۲۸، سورت آل عمران ۳) ۔ترجمہ۔آے پیغمبرآپ کو اس فیصلے کا کوئی اختیار نہیں ہے، کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے، کیونکہ یہ ظالم لوگ ہیں

25۔یوم لا لا تملک نفس لنفس شیئا و الامر یومئذ للہ ( آیت ۱۹، سورت الانفطار ۸۲)

ترجمہ۔ یہ وہ دن [ قیامت ] ہوگا جس میں کوئی آدمی کسی دوسرے کے لئے کچھ کرنے کا مالک نہیں ہوگا، اور تمام تر حکم اس دن اللہ ہی کا چلے گا۔

26۔ما کان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین و لو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم۔ ( آیت ۱۱۳، سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔ یہ بات تو نہ نبی کو زیب دیتی اور نہ دوسرے مومنوں کو کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

27۔ما کان لرسول ان یأتی بآیۃ الا باذن اللہ۔ ( آیت ۷۸، سورت غافر ۴۰)

ترجمہ۔اور کسی رسول کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے

ان 7 آیتوں کو غور سے دیکھیں کہ حضور ؐ کو بہت سی چیزوں کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔تو حضور مختار کل کیسے ہو گئے۔

# اللہ کی مرضی کے بغیر حضورؐ کو مسئلہ بیان کرنے کا بھی حق نہیں ہے

اس آیت میں تو یہاں تک ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر حضورؐ کو مسئلہ بیان کرنے کا بھی حق نہیں ہے

28۔یاایھا النبی لما تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک ۔( آیت ا،سورت تحریم ٦٦ )۔ترجمہ۔ آئے نبی جس چیز کو میں نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے اسے کیوں حرام کرتے ہو۔

29۔ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض ۔( آیت ٦٧ ،سورت الانفال ٨ ).
ترجمہ۔ یہ بات کسی نبی کے شایان شان نہیں ہے کہ انکے پاس قیدی رہیں جب تک کہ وہ زمین میں دشمنوں کا خون اچھی طرح نہ بہالیں

حضورؐ نے بدری قیدیوں سے فدیہ لینے کا حکم دیا تھا، جو اللہ کی مرضی نہیں تھی تو فورا حضورؐ کو اس سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

ان 2 آیتوں کو دیکھیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر آپ کو مسئلہ بیان کرنے کا بھی حق نہیں ہے تو آپ مختار کل کیسے ہو گئے

# حضورؐ نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ کی اجازت سے کی ہے

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

30۔و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔( آیت ۶۴،سورت النساء ۴)

ترجمہ۔ہم نے کسی بھی رسول کو اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے انکی اطاعت کی جائے

31۔و ما کان لرسول ان یأتی بآیۃ الا باذن اللہ لکل اجل کتاب ۔( آیت ۳۸،سورت الرعد ۱۳) ترجمہ۔اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی آیت بھی لا سکے

32۔و ما کان لرسول ان یأتی بآیۃ الا باذن اللہ۔( آیت ۷۸،سورت غافر ۴۰)

ترجمہ۔اور کسی رسول کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے

33۔انزلنا الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم۔( آیت ۱،سورت ابراہیم ۱۴) ۔ترجمہ۔یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تم پر نازل کی ہے تا کہ تم لوگوں کو اس کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ۔

34۔و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔( آیت ۴۶،سورت الاحزاب ۳۳)

ترجمہ۔اللہ کے حکم سے لوگوں کو بلانے والے اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو

ان 5 آیتوں میں ہے کہ حضور کو بہت سے اختیار دئے گئے تھے،لیکن وہ سب اللہ کے حکم سے تھے

# اللہ کے اختیارات لامحدود ہیں وہ حضورؐ کو کیسے ہو سکتے ہیں

اللہ تعالی واجب الوجود ہے، اس کا اختیار لامحدود ہے اور حضورؐ کی ذات محدود ہے اس لئے وہ تمام اختیارات حضورؐ کو کیسے ہو سکتے ہیں، یہ ناممکن ہے، اس لئے حضور مختار کل نہیں ہیں، ہاں دنیا میں اور آخرت میں کچھ اختیار دئے گئے ہیں، جنکی تفصیل اوپر گزری۔

اس آیت میں ہے کہ اللہ جو کچھ چاہتے ہیں کرتے ہیں

35۔ ان ربک فعال لما یرید۔ (آیت ۱۰۷، سورت ھود ۱۱)

ترجمہ۔ یقینا اپ کا رب جو چاہے کرتا ہے

36۔ ذو العرش المجید فعال لما یرید۔ (آیت ۱۶، سورت البروج ۸۵)

ترجمہ۔ عرش کا مالک ہے، بزرگی والا ہے، جو کچھ ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے

حضورؐ کو اس قسم کا اختیار نہیں ہے کہ جو چاہے کر لے، یہ اختیار تو صرف اللہ تعالی کو ہے

ان 23 آیتوں سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کو زندگی میں بہت سے اختیار دئے گئے تھے،

اور قیامت میں بھی بہت سے اختیار دئے جائیں گے

یہ اختیارات تمام اولین اور آخرین سے زیادہ ہیں

ان سب کے باوجود آپ مختار کل نہیں ہیں، اور نہ آپؐ کسی کے نفع نقصان کے مالک ہیں

# حضورؐ کو کلی اختیار نہیں ہے، احادیث سے اس کا ثبوت

ان احادیث میں ہے کہ مجھے اختیار نہیں ہے

5۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ۔۔۔ یا ام الزبیر بن العوام عمة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔یا فاطمة بنت محمد اشتریا انفسکما من الله ، لا املک لکما من الله شیئا ، سلانی من مالی ما شئتما ۔ ( بخاری شریف ، باب من انتسب الی اباءہ فی الاسلام و الجاہلیۃ ،ص ۵۹۴،نمبر ۳۵۲۷)۔ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا۔۔۔ائے رسول اللہ کی پھوپھی ام زبیر بن عوام،ائے فاطمہ بنت محمد اللہ سے اپنے لئے کچھ خرید لو میں تم لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہوں،میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو۔

6۔ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قام رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین انزل الله عز و جل { و انذر عشیرتک الاقربین } [ آیت ۲۱۴،سورۃ الشعراء۲۶ ]۔۔۔یا صفیة عمة رسول الله ، لا أغنی عنک من الله شیئا ، و یا فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلینی ما شئت من مالی ، لا اغنی من الله شیئا ۔ ( بخاری شریف ، باب ھل یدخل النساء والولد فی الاقارب ،ص ۴۵۵،نمبر ۲۷۵۳)۔ترجمہ۔جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ۔۔۔ائے رسول کیم پھوپھی صفیہؓ میں اللہ کی جانب سے تم کو کام نہیں آسکتا،اور ائے فاطمہؓ میرے مال میں سے مجھ سے مانگ لو، میں اللہ کی جانب سے کچھ کام نہیں آسکتا۔

ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ میں قیامت میں کام نہیں آسکتا، ہاں ایمان ہو اور اللہ شفارس کرنے کی اجازت دے تو میں شفارس کروں گا۔

7۔عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا۔۔۔۔۔ثم یقال لی: ارفع رأسک و سل تعطہ، و قل یسمع، و اشفع تشفع فارفع رأسی فأحمد ربی بتحمید یعلمنی، ثم اشفع فیحد لی حدا ثم اخرجھم من النار و ادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا مثلہ فی الثالثۃ او الرابعۃ حتی ما یبقی فی النار الا من حبسہ القرآن ۔ ( بخاری شریف ، کتاب الرقاق ، باب صفۃ الجنۃ و النار ، ص ۱۱۳۶، نمبر ۶۵۶۵)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے، لوگ ہیں گے، ہمارے رب کے سامنے کوئی سفارش کرتا تو اس جگہ سے ہمیں عافیت ہو جاتی ۔۔۔پھر مجھ سے کہا جائے گا، سر اٹھاؤ اور مانگو دیا جائے گا، کہو بات سنی جائے گی، سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی، تو میں سر اٹھاؤں گا، اور ایسی حمد کروں جو اللہ اس وقت مجھے سکھائیں گے، پھر میں سفارش کروں گا تو ایک حد متعین کر دی جائے گی، پھر میں ان لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا، پھر پہلے کی طرح دوبارہ میں سجدے میں گر پڑوں گا، یہ تیسری مرتبہ ہوگا یا چوتھی مرتبہ ہوگا، یہاں تک کہ جہنم میں وہی باقی رہیں گے جنکو قرآن نے روکے رکھا ہے [ یعنی صرف کافر جہنم میں باقی رہ جائیں گے ]

اس حدیث میں ہے کہ قیامت میں حضورؐ اللہ سے مانگیں گے اور اللہ دیں گے، پھر یہ بھی ہے کہ تمام کی شفارس بیک وقت نہیں کریں گے، بلکہ ایک مرتبہ ایک حد متعین کی جائے گی، پھر دوسری مرتبہ دوسری حد متعین ہوگی، اور تیسری مرتبہ ایک حد متعین کی جائے گی، پھر چوتھی مرتبہ سفارش کی ایک حد متعین کی جائے، اس طرح چار مرتبہ میں آپ کی سفارش پوری ہوگی، اس لئے آپ قیامت میں بھی مختار کل نہیں ہوں گے، ان حدیثوں میں آپ خود بھی غور فرمالیں۔

اس حدیث میں یہاں تک روکا گیا ہے کہ، یہ بھی نہ کہے کہ اللہ اور محمد ﷺ نے چاہا، بلکہ یوں کہو کہ اللہ نے چاہا، پھر محمد ﷺ نے چاہا

8۔حدیث یہ ہے ۔**عن حزیفۃ بن الیمان ۔۔۔۔ تقولون ما شاء اللہ و شاء محمد ، و ذکر ذالک للنبی ﷺ فقال اما و اللہ ان کنت لاعرفھا لکم ، قولوا ما شاء اللہ ثم شاء محمد ۔**( ابن ماجۃ شریف، کتاب الکفارات، باب النہی ان یقال ماشاء اللہ وشئت ،ص ۳۰۴،نمبر ۲۱۱۸/ مسند احمد، حدیث حذیفۃ بن یمان، ج ۳۸،ص ۳۶۴،نمبر ۲۳۳۳۹ )

ترجمہ۔حذیفہ بن یمان سے روایت ہے۔۔۔تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہتے ہیں، اور محمدؐ چاہتے ہیں[ وہ کام ہوتا ہے ] ،اس کا تذکرہ حضورؐ کے سامنے ہوا،تو حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم تم لوگوں کی اس بات کو جانتا تھا، یوں کہو، اجو اللہ چاہتے ہیں، پھر محمدؐ چاہتے ہیں[یعنی اللہ کے چاہنے کے بعد محمدؐ نے چاہا، تا کہ چاہنے میں شرکت نہ ہو]

اور طبرانی کبیر میں تو ہے کہ صرف یہ کہو کہ اللہ نے چاہا، بیچ میں حضور ﷺ کے چاہنے کا نام ہی نہ لو،

9۔حدیث یہ ہے ۔ **عن ربعی بن خراش عن اخ لعائشۃ زوج النبی ﷺ ۔۔۔انما کان یمنعنی ان انھا کم من ذالک الحیاء ، فاذاقلتم فقولوا ، ما شاء اللہ وحدہ ۔**( طبرانی کبیر، طفیل بن سخبر الدوسی اخو عائشۃؓ ،ج ۸،ص ۳۲۵،نمبر ۸۲۱۵ )

ترجمہ۔حضرت عائشہ کے بھائی ربیع بن خراش سے روایت ہے۔۔۔شرم کی وجہ سے میں یہ بات نہیں کہہ رہا تھا، جب تم کہوتو یوں کہو کہ،صرف اللہ جو چاہے وہ ہوتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ صرف یہ کہو کہ اللہ جو چاہے وہ ہوتا ہے۔

اس لئے ان 5 آحادیث سے پتہ چلتا ہے، کہ حضور ﷺ مختار کل نہیں ہیں۔

اور جب حضورؐ مختار کل نہیں ہیں تو کوئی بھی نبی، یا صحابی، یا ولی بھی مختار کل نہیں ہیں

# ہندؤوں کا عقیدہ ہے کہ اس کی دیوی دیوتا کو کل اختیارات ہیں

ہندؤوں کا عقیدہ ہے کہ اس کی دیوی، دیوتا کو، یہاں تک کہ اس کی مورتیوں کو بھی نفع نقصان پہنچانے کا اختیار ہے، چنانچہ انکے یہاں کچھ دیوی نفع پہنچانے کے لئے مختص ہیں، کچھ نقصان پہنچانے کے لئے مختص ہیں، کچھ کے ذمے بارش برسانے کا کام ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ دیوی، دیوتا کو پوجتے ہیں، اوران سے اپنی ضرورتیں مانگتے ہیں، اورانکی مورتی بنا کراس کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں

چونکہ یہ شرک تھا اس لئے اللہ نے قرآن حکیم میں اس پر پورا زور دیا، اور حضور ﷺ سے اعلان کروایا کہ میرے ہاتھ میں نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں ہے۔

# اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے کہ حضورؐ مختار کل تھے

مختار کل کے لئے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، لیکن یہ حدیث حضورؐ کے معجزہ کے طور پر ہے، ورنہ بار بار اس کا اظہار ہوتا، پھر یہ حدیث اوپر کے بہت سی آیتوں کے خلاف ہے، اس لئے اس سے مخارکل کے استدلال نہیں کر سکتے، اس کے لئے آیت ہونی چاہئے، جس میں صراحت کے طور پر ہو کو میں نے حضورؐ کو کل اختیار ردیا ہے۔ حدیث یہ ہے ۔

**10۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔ و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یو ما لن یبسط احد منکم ثو بہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا ، فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا ، حتی قضی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقالتہ ثم جمعتھا الی صدری فو الذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یو می ھذا ۔** ( بخاری شریف ، کتاب الحرث والمزارعۃ ، باب ماجاء فی الغرس ، ص ۳۷۷ ، نمبر ۲۳۵۰ )

ترجمہ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ ،، کوئی اپنا کپڑا پھیلائے تا کہ اس میں اپنی کوئی بات کہہ دوں اور اس کو اپنے سے لگالے تو کبھی وہ میری بات نہیں بھولے گا ، پس میں نے اپنی ایک چادر پھیلا دی ، میرے پاس اس کے علاوہ تھی بھی نہیں ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات اس میں کہی ، پھر اس چادر کو اپنے سینے پر چپکا لیا ، پس قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا ، آپ کی کوئی بات ابھی تک نہیں بھولی ۔

یہ حدیث معجزہ کے طور پر ہے ، ہمیشہ یہ بات نہیں تھی ، اسی لئے حضرت ابو ہریرہؓ کو صرف ایک مرتبہ یہ مقالہ دیا اس کے بعد کسی کو دینے ذکر حدیث میں نہیں ہے

اس عقیدے کے بارے میں 36 آیتیں اور 10 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں